دُنیائے اردو کا پہلا بین الاقوامی ادبی جریدہ

بیاد: ڈاکٹر سعید وارثی

سہ ماہی

ورثہ

نیویارک

جلد دوم، شمارہ دوم مارچ تا جون 2021ء

نگراں: پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم

عالمی اردو ادب وثقافت کا نمائندہ

مدیر اعلیٰ: ــــــ رئیس وارثی

مدیر: ــــــ نصیر وارثی

معاون مدیر: ــــــ مرزا حفیظ اوج

انتظامی مدیر: ــــــ نعیم ہاشمی

مجلس ادارت

حسن عباس رضا، خالد معین

ایم آر فرخ، عشرت وارثی

ڈاکٹر ایس، این، ایم شہزاد

نمائندگان

پاکستان: محسن نقی　　سعودی عرب: سہیل ثاقب　　انڈیا: عادل فراز

بنگلہ دیش: محی الدین ہمدم　　برطانیہ: یاسر بخاری　　کینیڈا: مشرف حسنی

انچارج سرکولیشن اینڈ پبلی کیشنز: محمد ادریس خان وارثی

اُردو مرکز نیویارک

پبلیشر: نصیر وارثی

Zara Management Inc.

62 W 47th Street, New York, 10036
Ph: 212-470-0660/1800-675-1138
Email: urdumarkazusa@gmail.com
Website: www.wirsaurdu.com

ISBN:978-63684-956-0

قیمت فی شمارہ: پاکستان 200 روپے　ہندوستان: 100 روپے　برطانیہ: 6 پاؤنڈ
امریکہ: 10 ڈالر　کینیڈا: 12 ڈالر　(علاوہ ڈاک خرچ)

دیگر ممالک کے لئے رابطہ کریں: 212-470-0660

ملنے کا پتا: فضلی بک، سپر مارکیٹ، اردو بازار، کراچی

Scanned with OKEN Scanner

مد (پروفیسر سید اقبال عظیم) 3

ت (سیماب اکبرآبادی) 3

منقبت (عسکری عارف) 3

گوشہ انٹرویو

اکٹر فاطمہ حسن (ڈاکٹر منا خراسانی) 5

گوشہ مضامین

ردو میں طنزیہ شاعری (جاوید جہاں) 14

ردو زبان اور جدید سائنسی تعلیم (عرفات حسین شاہ) 17

یر انیس کی بیانیہ شاعری (عادل فراز) 20

ظفر حنفی کی نظم نگاری (ڈاکٹر محمد عظمت الحق) 24

ئی نئی غزل کی جدید آواز (ظفر نقی) 26

یر تقی میر کی منقبت نگاری (محمد طفیل احمد مصباحی) 29

الب کی فارسی نثر اور خطوط (ہادی شمس الہی) 37

ظہیر حسین سید (نصیر وارثی) 41

وش کا تخاطب اہانت آمیزی (عثمان غنی رعد) 43

ردو کے طویل شہر آشوب (ڈاکٹر رخسانہ صبا) 46

ہمین حمید کی شاعری (حمیدہ شاہین) 51

لہ دیش میں اردو (محی الدین ہمدم) 52

گوشہ [illegible]

بلہ مقالہ: منصور علی شاہ (ڈاکٹر ریاض مجید) 54

غالب کی فارسی نعت میں اسم محمدؐ کی تجلیات (ڈاکٹر شبیر احمد قادری) 58

گوشہ غزلیات

منا امبرین طارق، سید رضوان سرحف، محمد شفیق 64

طاہر حنفی، احمد عرفان، شاہدہ حسن 65

نعمان جعفری، مرزا حفیظ اوج، مظہر حسین سید 66

عباس تابش، ڈاکٹر سعید وارثی، نقاش کاظمی 67

ساقی امروہوی، سحر انصاری، شہناز نور 68

گوشہ نظم

ڈاکٹر فوقیہ مشتاق، سعد ملک، مشیر طالب 69

نور الحسن نور، ڈاکٹر ثروت رضوی، فاطمہ زہرا جبیں، پروفیسر بلال خاکی 70

گوشہ [illegible]

ترے کھیسے میں پے نہیں ہے (ڈاکٹر ایس ایم معین قریشی) 71

گوشہ افسانہ

مانوس خوشبو (عشرت معین سیما) 73

بھیگے کاغذ میں لپٹے ہوئے لمحات (سلمیٰ صنم) 78

شاید (رمانہ تبسم) 80

گوشہ کتب

ضمیر کن لکاں ہے زندگی از محمد اکبر خان اکبر 83

گوشہ اخبار 84

گوشہ خطوط 90

Scanned with OKEN Scanner

ہے تو کہیں گیہوں کی خاطر راشن کی دکانوں کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ انسان پیٹ کی آگ کو کبھی خود کے پسینے سے بجھانے کی کوشش کرتا ہے تو کبھی دوسروں کے خون سے بجھا رہا ہے۔ دوسرا بند دیکھیں:

اب گیہوں کا دانہ بھوک کا سمبل ہے
جس کو پانے کی خاطر میں اپنی جنت سے باہر ہوں!

27 مظفر حنفی نے اپنی تنقیدی بصیرت اور مشاہدے کی قوت سے دنیا و مافیہا میں جو کچھ بھی دیکھا، سمجھا اور محسوس کیا اسے قارئین کے سامنے اپنے مخصوص اسلوب اور زبان میں پیش کیا ہے۔ شعری مجموعہ "پانی کی زبان" کی نظموں کے مطالعے کی روشنی میں بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مظفر حنفی جتنے اچھے نثر نگار اور غزل گو شاعر تھے اتنے ہی بہترین نظم گو شاعر بھی تھے۔ انھوں نے جہاں غزل میں اپنی انفرادیت قائم کی وہیں نظم نگاری میں بھی اپنی انفرادیت کو برقرار رکھنے کی ابتدا ہی سے کوشش کی اور اس میں وہ خاصے کامیاب بھی رہے۔

مذہبی ادب

اردو زبان میں اسلامی ادب اور شریعت کی کئی تصانیف ہیں۔ اس میں تفسیر القرآن، قرآنی تراجم، احادیث، فقہ، تاریخ اسلام، روحانیت اور صوفی طریقہ کی بے شمار کتابیں دستیاب ہیں۔ عربی اور فارسی کی کئی کلاسیکی کتب کے بھی تراجم اردو میں ہیں۔ ساتھ ساتھ کئی اہم، مقبول، معروف اسلامی ادبی کتب کا خزینہ اردو میں دستیاب ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ پنڈت روپ چند جوشی نے 18 ویں صدی میں ایک کتاب لکھی جس کا نام لال کتاب ہے۔ اس کا موضوع فالنامہ ہے۔ یہ کتاب برہمنوں کے ان خاندانوں میں جہاں اردو عام زبان تھی، کافی مشہور کتاب مانی گئی۔

اردو کی پہلی نسائی آواز

ماہ لقا بائی چندا کو ایک عرصے تک اردو کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ کا اعزاز حاصل رہا۔ اس کا دیوان ۱۲۱۳ھ میں مرتب ہوا تھا (۱)۔ لیکن جب مولوی نصیر الدین ہاشمی نے لطف النساء امتیاز کا دیوان دریافت کیا تو محض ایک سال کی قدامت کی وجہ سے یہ اعزاز امتیاز کے حصے میں آ گیا۔ لطف النساء امتیاز کا دیوان ۱۲۱۲ھ میں مرتب ہو چکا تھا (۲)۔

چندا کے حالات زندگی کے بارے میں کچھ اچٹتے ہوئے اشارے مختلف تذکروں اور تاریخوں میں مل جاتے ہیں۔ تاہم اس کے تفصیلی واقعات حیات دکن کی مشہور تاریخ "ماہ نامہ" (۱۲۲۸ھ) از منشی غلام حسین خاں بیدری مخاطب از خاں کی کتاب "مآثر الامراء" کے علاوہ غلام صمدانی گوہر کی تالیف "حیات ماہ" میں بھی موجود ہیں۔

بانی نئی غزل کی جدید آواز

ظفر تقی لیکچرار، لکھنؤ یونیورسٹی

نئی غزل کے حوالے سے بانی کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ وہ 1932 میں پیدا ہوئے اور 1981 میں انتقال کر گئے وہ کل 49 برس زندہ رہے۔ ان کی ناوقت موت سے نئی غزل ایک توانا، تہہ دار اور خوبصورت آواز وقت سے پہلے خاموش ہو گئی لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی مختصر زندگی میں ذہنی بالیدگی اور شعوری بیداری کی جو بلندیاں سر کیں وہ ان کے ہم عصروں کو کم ہی نصیب ہو سکی۔ بانی کا پہلا شعری مجموعہ "حرف معتبر" کے نام سے میں شائع ہوا اور بہ قول شمس الرحمن فاروقی "اس وقت انہیں نئے کی جستجو تھی لیکن نئے کی پہچان نہ تھی" جبکہ میرا خیال ہے کہ بانی کے ذہنی اور شعری ارتقاء کا جائزہ لیتے ہوئے سکہ بند تنقیدی تصورات سے کام نہیں لیا جا سکتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے اولین شعری مجموعے "حرف معتبر" میں اپنے اور انوکھے اسلوب کو تلاش کر لیا تھا اور اپنی آواز پالی تھی اور ساتھ ہی ساتھ اپنی زندگی اور اپنے عہد کے آشوب کو اپنی ذات کے اندر جذب کر کے شعری پیکر میں ڈھالنے کا ہنر سیکھ لیا تھا۔ اسی لئے بانی کے پہلے مجموعے ہی میں قدیم شعری روایات سے وابستگی پر اصرار کے باوجود شعری زبان کی نئی صورت گری ملتی ہے اور اس میں وہ اپنا لسانی محاورہ وضع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ "حرف معتبر" کے بعد "حساب رنگ" اور "شفق شجر" کی شاعری ان کے دور اول کے ذہنی اور لسانی رویوں میں کسی طرح کی تبدیلی کے بجائے ربط و توسیع کا احساس دلاتی ہے اس لئے شمس الرحمن فاروقی کا یہ کہنا کہ انہیں "نئے کی پہچان نہ تھی" مناسب نہیں ہے البتہ انہیں "نئے کی جستجو تھی" صحیح ہے اس لئے کہ نئے کی جستجو ہی میں وہ روایتی شعری زبان کی تقلیب کرتے ہیں اور اس میں معانی و مفاہیم کے جہان تازہ کی تعمیر کرتے ہیں:

عجب انتظار وحشت بستی کے اس کنارے کا
سبھی بچھڑ گئے دریا کے پار اترتے ہوئے
مجھے آسماں کر رہا ہے تلاش
گھنے جنگلوں سے گزر ہے مرا
دکھا کے لمحے خالی کا عکس لاتغیر
یہ مجھ میں کون ہے مجھ سے فرار کرتے ہوئے
مرے بدن میں پگھلتا ہوا سا کچھ تو ہے
اک اور ذات میں ڈھلتا ہوا سا کچھ تو ہے

بانی نے پہلے شعر میں اپنے عہد کے اس تہذیبی بحران کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جہاں سارے رشتے ناطے اور خلوص و محبت کا جذبہ ختم ہو چکا ہے۔ پہلے محبت اور خلوص کا جذبہ ایک دوسرے کو ایک ڈور میں باندھے رکھتا تھا لیکن اب یہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے

Scanned with OKEN Scanner